www.KitaboSunnat.com

ابوعبدالقادر قاری محمد طاہر رحیمی*

دفاعِ قراءات......خلاصۂ کتاب

ماہنامہ رُشد قراءات نمبر (حصہ اوّل) میں ہم نے پانی پتی سلسلہ قراءات کے بانی اُستاد، محقق عالم دین مولانا قاری طاہر رحیمی رحمہ اللہ کا معروف منکر حدیث تمنا عمادی کے اختلاف قراءات سے متعلقہ نظریات کے ردّ پر مشتمل مضمون شائع کیا تھا۔ موصوف کا شمار چونکہ برصغیر میں انکار قراءات کی نمائندہ ہستیوں میں ہوتا ہے اور جن کے افکار ہی کو بنیاد بنا کر عام منکرین قراءات اس کارِغلط میں شریک ہیں، چنانچہ اس سلسلہ میں اُن کے افکار کا تفصیلی ردّ انتہائی ضروری محسوس ہوتا ہے۔ شیخ القراء قاری طاہر رحیمی رحمہ اللہ نے اس قرض کو یوں چکایا ہے کہ علامہ تمنا عمادی کے قراءات کے حوالے سے نظریات کو ہی موضوع بحث بنا کر تقریباً ہزار صفحات پر مشتمل مفصل کتاب 'دفاع قراءات' کے نام سے ترتیب دی ہے، جو کہ الحمدللہ مطبوع حالت میں موجود ہے۔ اس کتاب کی تلخیص بھی مصنف نے تمہیداً خود پیش کر دی ہے۔ قارئین رشد کے اِفادے کے لیے کتاب کے پیش لفظ اور خلاصہ کو ہم ماہنامہ رُشد کی اس اشاعت خاص میں خصوصی طور پر شائع کر رہے ہیں۔ [ادارہ]

اَعداءِ اسلام دائما متعدد وسائل و ذرائع سے اسلامی تشریع کے اوّلین سرچشمہ قرآن کریم کے متعلق مسلمانوں میں جدال وخلاف اور شکوک وشبہات پیدا کرنے کے درپے رہتے ہیں تاکہ ضعیف الایمان مسلمانوں کو اسلام سے مرتد و برگشتہ کر دیں۔ افسوس صد افسوس! بعض مسلمان اہل علم بھی بالخصوص استشراق المانی و اُوربی کی نشأت کے بعد ان اعداء اسلام کی ملمع کاریوں سے متاثر ہو کر ان کے دام فریب وتزویر میں پھنس جاتے ہیں اور بجائے اس کے کہ اسلام کا دفاع کریں اُلٹا اُنہیں کے ہم نوا ہو کر قرآن کریم پر شبہات عائد کرنے کا سلسلہ شروع کر دیتے ہیں۔ اُن کے اس طریقہ کار سے اسلام اور اہل اسلام کو اعداء اسلام سے بھی زیادہ نقصان پہنچتا ہے۔ کما قال القائل:

لا يبلُغُ إلا عداء من جاهل
ما يبلغ الجاهل من نفسهٖ

''جاہل کے دشمن اس کو اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتے جتنا خود وہ جاہل اپنی ذات کو نقصان پہنچا لیتا ہے۔''

ایسے لوگوں کا مقصد دانستہ یا نادانستہ اسلامی بنیادوں کو منہدم اور کھوکھلا کر دینا ہوتا ہے۔ مگر ارشادِ حق ہے:
﴿يُرِيْدُوْنَ أَنْ يُّطْفِؤُا نُوْرَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللّٰهُ إِلَّا أَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ﴾

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

☆ پانی پتی سلسلہ قراءات کے بانی اُستاد......مصنف کتب کثیرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے کتاب ہذا میں 'اختلاف قراءات' اور 'سبعہ احرف' کے متعلق چند جدید شبہات کے بفضلہ تعالیٰ تشفی بخش اور دندان شکن جوابات دیئے ہیں۔ جس ناقد نے یہ شبہات عائد کیے ہیں اُس نے سبعہ احرف جیسی عظیم حدیث متواتر تک کوموضوع کہہ دیا ہے گویا اُس نے اس حرکت عظیمہ سے پورے اسلاف اُمت پر سے اعتماد اٹھا دیا۔ کوئی 'صحیح العقیدہ سنی مسلمان' جو ایک شمہ بھر بھی علم وشعور رکھتا ہو تا ایسا قول کرنے کی قطعاً جرأت و بیبا کی نہیں کرسکتا۔ یہ قول صرف اُسی جاہل مطلق سے سرزد ہوسکتا ہے جس کو ایک شمہ بھی علم حاصل نہ ہو مگر ناقد تو علامۃ الزمان اور ثانی مجدد الف ثانی کے خواب دیکھ رہے ہیں پھر نہ معلوم! اُن سے ایسا جاہلانہ قول کیونکر صادر ہوگیا؟

جناب ناقد! سب سے پہلے تو آپ سے یہ لغزش ہوئی کہ فن قراءت کے رجال کو آپ نے حدیث کے رجال پر قیاس کیا ہے باوجودیکہ دونوں میں بون بعید ہے کسی متواتر چیز کے رجال سند سے بحث مقصود بالذات نہیں ہوتی بلکہ وہ محض ثانوی وتائیدی درجہ میں ہوتی ہے۔ دراصل وہ متواتر چیز قطعی الثبوت ہی رہے گی اگر کسی جگہ سند میں کوئی سقم ہوگا تو وہ قطعی مضر و قادح نہ ہوگا بشرطیکہ واقعتاً سقم ہو۔ ایسا نہ ہو احمد بن یزید الحلوانی المقری رحمہ اللہ قالون رحمہ اللہ [لسان المیزان: ۱/۲۹۳] کی عبارت کے باوجود حلوانی کو قالون کا شاگرد ماننے سے انکار ہو یا اصبہانی ابوبکر رحمہ اللہ راویٔ ورش رحمہ اللہ کو قتیبہ بن مہران اصبہانی رحمہ اللہ شاگرد کسائی رحمہ اللہ سمجھ کر یہ دعویٰ کردیا جائے کہ اصبہانی رحمہ اللہ اوّل تو کہیں بھی ورش رحمہ اللہ کے شاگردوں میں نہیں بلکہ اصبہانی رحمہ اللہ کے استاد تو کسائی رحمہ اللہ ہیں۔ یا یہ کہہ دیا جائے کہ ابن کثیر مکی رحمہ اللہ المولود ۴۵ھ بوقت وفات عبداللہ بن السائب رحمہ اللہ المتوفی ۶۵ھ کمسن تھے باوجودیکہ حساب سے اُس وقت ابن کثیر رحمہ اللہ کی عمر ۲۰ سال کی بنتی ہے۔ بیس سالہ نوجوان کو کمسن کہنا ناقد ہی کی قلم کا کرشمہ ہے۔

جو شخص ابن جریر طبری رحمہ اللہ کی عربی عبارت کے ترجمہ اور مطلب میں نحوی ولغوی و سیاقی اغلاط کا مرتکب ہو کر اصل مقصد ہی نہ سمجھ سکے اور اناپ شناپ باتیں ہانکتا رہے اور الداری کا ترجمہ ''رے کا رہنے والا'' کرے اس کی علمی قابلیت عقل سے وراء اور غالباً علم لدنی و وہبی ہی کی کوئی خاص قسم ہے۔ حضرت علامہ ناقد کا ایک عجیب لطیفہ یہ ہے کہ حضرت کو یہی علم نہیں کہ بسا اوقات مصنفین اپنی کتب کے انتساب کی مزید صحت و وثاقت کے لیے اپنے آپ کو غائب کے صیغہ سے جابجا ذکر کرتے ہیں ابن جریر طبری رحمہ اللہ تفسیر طبری میں متعدد مقامات پر قال ابوجعفر رحمہ اللہ کہتے ہیں۔

سنن ابی داوٗد کا قال أبو داؤد تو خوب ہی معروف ہے، طیبة النشر کے شروع میں محقق ابن الجزری رحمہ اللہ قال محمد ھو ابن الجزری فرما رہے ہیں۔ خود قرآن کریم میں ﴿وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ﴾ جیسے مواقع میں ذات الٰہی بصیغۂ غائب مذکور ہے۔ ایسی صورت حال میں جناب ناقد، تیسیر میں جابجا قال ابوعمرو الدانی رحمہ اللہ کے تذکرہ سے یہ نتیجہ کس بنیاد پر نکال رہے ہیں کہ یہ دانی رحمہ اللہ کی تصنیف ہے ہی نہیں۔ ناقد نے ترجمہ عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج رحمہ اللہ کے تحت وقال الدانی راوی عنه القراء ة عرضاً نافع بن أبی نعیم [تہذیب التہذیب: ۲/۵۶۲] کی عبارت میں عرضاً کا ترجمہ زبانی سن کر حاصل کرنے کا کیا ہے جبکہ اس کا صحیح ترجمہ زبانی پڑھ کر حاصل کرنے کا ہے، واقعی ایسی قابلیت قابل صد آفریں ہے۔

علاوہ ازیں فن قراءات کے رجال پر تبصرہ کرتے وقت رجال قراءت کی کتب زیر مطالعہ رکھنا ضروری تھا۔ تہذیب التہذیب، لسان المیزان وغیرہما درحقیقت رجال حدیث کی کتب ہیں۔ بعض قراء محدثین کا تذکرہ ضمناً وتبعاً آ گیا ہے اور وہ بھی صرف اُن کی شان تحدیث کی حیثیت سے، فن رجال قراءت کی اصل کتب معرفة القراء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الکبار للذھبی اور طبقات القراء لابن الجزری وغیرہما ہیں۔ہم یہ بدگمانی تو نہیں کرتے کہ ناقد کے پاس اصل کتب طبقات القراء موجود تھیں اور اُن کے مندرجات سے وہ بخوبی باخبر وواقف تھے مگر دیدہ دانستہ اُن کے حوالہ جات سے گریز کیا ہے بلکہ حسن ظن کی بنا پر یہی سمجھتے ہیں کہ ناقد کو طبقات القراء کی کتب دستیاب نہ ہوئی ہوں گی اس لیے رجال قراءت کی بابت اُن کی معلومات اُدھوری رہ گئیں۔مگر ایسی صورت حال میں کسی مضمون کو تحقیق کا اور دیانتدارانہ تنقید کا نام ہرگز نہیں دیا جاسکتا۔کیونکہ کسی موضوع پر تحقیقی کام کرنے والے پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اولاً وہ زیر بحث موضوع کی جملہ کتب متعلقہ فراہم کرے اور اس کے بعد ہی ریسرچ وتحقیق کا کام شروع کرے مگر یہاں صورتِ حال کچھ یوں محسوس ہورہی ہے کہ ناقد نے اولاً اپنے ذہن میں قراءات کے متعلق ایک غلط مفروضہ و نظریہ قائم کرلیا ہے اور پھر اس کے برخلاف جہاں جہاں بھی کوئی چیز نظر آئی اس کو نظر انداز کرتے گئے اور جہاں کہیں کوئی معمولی سی تائید بھی اپنے زعم کے مطابق نظر آئی بس اس کو فوراً اور بے چوں و چرا بلا تحقیق درج کردیا۔

دوسرے نمبر پر آپ سے یہ غلطی اور چوک ہوگئی کہ رجال قراءات میں سے کسی قاری یا راوی کو جب کسی محدث نے 'ضعیف فی الحدیث' کہہ دیا تو آپ نے اس کو قراءت میں بھی ضعیف قرار دے دیا جو سراسر نادانی وکم عقلی و بے انصافی ہے۔کسی ایک فن میں کمال حاصل نہ ہونے سے دوسرے فن کا عدم کمال قطعاً لازم نہیں آتا جیسا کہ کوئی مقری صاحب فن کسی محدث کو 'ضعیف فی القراءۃ' کہہ دے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ محدث، حدیث میں بھی ناقص وغیر ماہر ہے۔تفصیلات اپنے مواقع میں آرہی ہیں۔

تیسرے نمبر پر آپ سے بنیادی تسامح یہ ہوا ہے کہ اقوال شاذہ یا اقوال روافض کی بنیاد پر کئی رجال قراءات کو آپ نے رافضی قرار دے دیا باوجودیکہ روافض تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی کو نہیں بخشتے ہیں ائمہ کو تو کیا چھوڑیں گے، فی الواقع روافض، قراءات مختلفہ کو تحریفات قرار دیتے ہیں جس سے وہ تحریف قرآن پر استدلال کرتے ہیں آنجناب نے بھی قراءات کو تحریفات قرار دیا ہے تو پھر روافض کا یہ دعویٰ بھی 'کہ قرآن محرف ہے' معاذ اللہ صحیح تسلیم کرنا ہوگا۔اگر دعویٰ غلط ہے تو دلیل بھی غلط ہے۔دلیل صحیح ہے تو دعویٰ بھی صحیح ہے۔

روافض نے یہ خیال کیا کہ ہم سنی رجال قراءت کو ہی رافضی ثابت کردیتے ہیں تاکہ وہ سنیوں میں مطعون و بدنام ہوجائیں اور اُن سے سنیوں کا اعتماد اُٹھ جائے جس سے وہ از خود ہی یہ نتیجہ نکال لیں گے کہ یہ قراءات۔معاذ اللہ غلط ہیں۔روافض کی یہ چال آپ نہیں سمجھ پائے ہیں یا پھر آپ ان کے ہمنوا بن گئے ہیں۔

چوتھے نمبر پر آپ سے یہ سنگین غلطی ہوئی کہ آنجناب نے تحریک قراءت کو اہل کوفہ کے ملاحدہ اور اُن کے موالی اعجام کی سازش قرار دیا ہے۔مولیٰ ہونا تو قابل فخر چیز ہے خود جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے متبنیٰ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور اُن کے صاحبزادے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو مولیٰ بنایا۔یہ تو قرآن کا کمال ہے کہ اس نے موالی اعجام جیسے لوگوں کو رفعت بخش دی۔پھر قراءات سب کی سب معجزہ ہیں موالی تو کجا بڑے بڑے احرار خالص فصحا عرب بھی قرآن کا مثل بنا کر نہیں لاسکے ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ موالی اعجام نے اپنے پاس سے معجزہ نما قراءات گھڑ لی ہیں۔والعیاذ باللہ۔کیا اس طرح قرآنی اعجاز بحال رہ جائے گا؟ یا کیا ایسی صورت حال میں اہل اسلام یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ آج تک کوئی بھی قرآن کا مثل بنا کر پیش نہیں کرسکا ہے؟

الغرض شرف قرآن شرف نسب سے فائق ہے اسی لیے عجمی عالم باعمل، نکاح میں سیدزادی کا کفو شمار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہوتا ہے۔[کما فی الشامیة :۳۲۳/۲]"فالعالم العجمی یکون کفوًا للجاهل العربی والعلویة لأن شرف العلم فوق شرف النسب"باقی ملاحدہ و روافض کوفہ نے اصل منزل اختلاف قراءات کے مٹانے کی سرتوڑ کوشش کی اور اس سلسلہ میں انہوں نے کئی من گھڑت جعلی الفاظ بھی شامل قرآن کرنا چاہے، مثلا بولایة علی وغیرہ مگر وہ نہ چل سکے۔اُن کی تحریک، مخالفت قراءات وسعی تحریف قرآن اور الحاق الفاظ موضوعہ مخترعہ کی تھی۔اختلاف قراءات جو مدینہ منورہ میں منزل من اللہ ہوا ہے۔روافض اس کو کیوں کر پھیلانے لگے تھے؟

پانچویں نمبر پر آپ سے یہ بھول ہوگئی کہ قراءات متواترہ کو آنجناب نے غیر محفوظ قرار دیا ہے۔قراءات میں حرکات وسکنات، حروف وکلمات کی تبدیلی تو بعد کی بات ہے آج تک اختلاف قراءات سے متعلق ادائی چیزوں کی منقولہ آوازیں بھی محفوظ ہیں۔ اِمالہ کس طرح ہوتا ہے؟اس کی کیا آواز ہے؟ باریک حرف کی باریکی کی آواز کیسی ہوتی ہے؟ اظہار کی آواز کیا ہے؟ غُنّہ کی صوت منقول کیا ہے؟تسہیل کی آواز کس طرح ہوتی ہے؟ آج کوئی ان آوازوں میں ہی کسی قسم کی تبدیلی وغلطی وتحریف کرکے نہیں دکھا سکتا ہے تو کیا ازمنۂ متقدمہ سالفہ اس پُرفتن دور سے بھی گئے گزرے ہوگئے تھے کہ اُن ادوار مبارکہ میں آوازیں تو کجا حرکات وسکنات حروف وکلمات تک میں بھی تبدیلی ہوگئی اور تمام علماء، قراء، افاضل اور اکابر ائمہ مجتہدین حضرات مجددین تماشا دیکھتے رہ گئے؟

چھٹے نمبر پر آپ سے یہ انتہائی سنگین غلطی سرزد ہوئی کہ سبعہ احرف والی متواتر وقطعی الثبوت حدیث کو معاذ اللہ موضوع بتایا ہے؟ معلوم نہیں آپ نے موضوعات کی کون سی کتاب میں یہ بات ملاحظہ کی ہے۔واقعی چیز کو غیر واقعی بنا دینا دن کو رات کہنے کے مترادف ہے۔کسی حوالہ سے تو اس حدیث کی موضوعیت یا کم ازکم اس کا ضعف ہی آپ نے ثابت کرنا تھا تا کہ آپ کے مطالعہ کی وسعت کی داد دی جاتی، مگر یہ تا قیام قیامت ناممکن ہے اور یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی یوں کہے کہ میرے پاس اس بات کے دلائل قطعیہ موجود ہیں کہ دنیا میں مکہ معظّمہ یا مدینہ منورہ نام کا کوئی شہر ہی موجود نہیں ہے۔ایسا شخص یقیناً دیوانہ اور مؤوف الدماغ ہی کہلائے گا۔

ناقد کے تمام شبہات کا عمومی اور کُلّی جواب یہ ہے کہ اختلافِ قراءت قطعی الثبوت متواتر روایات ونقول اور اجماع وتعامل اُمت سے ثابت ہے اور یہ تمام شبہات محض ظنیات وقیاسات اور عقلیات کے باب سے ہیں اور قطعی الثبوت کے مقابلہ میں ظنی معقول، لاشئ محض کے درجہ میں ہے۔ان تمام شبہات کی بنیاد بلکہ ناقد کی پوری تنقیدی ذہنیت کی بنیاد حسب ذیل بارہ اصول پر قائم ہے

1. شذوذ وتفرد
2. حدوث وابتداع
3. تغلیط کل اُمت وتفریق جمیع ملت
4. تجریح وطعن جمیع سلف بمصداق حدیث یطعن آخر هذه الامة أولها
5. فتنہ پردازی بقرب یوم القیامۃ بمصداق خالف تعرف (مخالفت کرو۔پہچانے جاؤ گے)
6. تخریب وہدم اَحادیث صحیحہ بمجرد الرأی والقیاس
7. تخریب وہدم اختلافات قرآنیہ منزلہ من اللہ بمجرد الهوی النفسانی
8. محض عقلی وقیاسی اٹکل پچو باتوں کی بنیاد پر حقائق واقعیہ کو مسخ کرکے غیر واقعی امور کو واقعی اور واقعی کو غیر واقعی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنا دینا

⑨ علماء اسلام کی بجائے اعداء اسلام اور روافض و مستشرقین کی ڈگر پر چلنا

⑩ اعجاب وخودرائی، کبر و تعلّی، کثرت جہل

⑪ منکرین حدیث کو تقویت پہنچانا

⑫ قلت معرفت و ناواقفیت علوم نحو وعربیت

الغرض اس طریق پر چلتے ہوئے ناقد نے 'غرض صلیبی استعماری خبیث' کو خوب ہی خوب تقویت پہنچائی ہے۔ زمانہ حاضرہ میں قرب قیامت کی اکثر نشانیاں واقع وظہور پذیر ہوچکی ہیں اُنہی میں سے ایک نشانی قلت علم اور کثرت جہل و اعجاب کل ذی رأی برأیہ بھی ہے۔ کثرت جہل کے ساتھ جب سلف پر طعن و نقد بھی شامل ہوجائے تو عقل مسخ ہوجاتی ہے اور مسخ عقل کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسا شخص حقائق قرآنیہ حدیثیہ تاریخیہ کو یکسر مسخ کرکے رکھ دیتا ہے، ناقد موصوف نے ہر ہر جگہ اولاً اپنی عقل کل سے جدت کا شاہکار ایک مردہ مفروضہ قائم کرلیا ہے جو قطعی لا رُوح فیہ کا مصداق ہے اور پھر اُس مفروضہ کے خلاف جو کچھ بھی سامنے آیا خواہ وہ قرآن کے اختلاف قراءات سے متعلق تھا، خواہ حدیث کی روایات سے، خواہ تاریخی حقائق و وقائع سے سب کو بے دریغ رد کردیا ہے۔ پھر ستم بالائے ستم یہ کہ تیرہ صدیوں کے جملہ اکابر اہل السنة والجماعة، ثقات مؤرخین، ائمۂ مجتہدین، محدثین، مفسرین، مجددین اور طائفات منصورہ حقہ سے جو چیز بتواتر و تعامل سلف ثابت چلی آرہی تھی اُس کے متعلق ان سب کو بیک جنبش قلم غیر ثقہ اور غیر معتمد علیہ قرار دے دیا۔ بس جہاں اپنے مفروضہ کے موافق ان حضرات کی کوئی بات نظر آ گئی اُسے جھٹ پکڑ لیا اور باقی کو خیر باد کہہ دیا پھر اسی پر بس نہیں بلکہ اس مفروضہ کو اپنے گمان میں موصوف اصل حقیقت حال وغیرہ کا نام بھی دے لیتے ہیں۔ فإلی اللہ المشتکی

خلاصۂ کتاب دفاع قراءات

(۱): مصحف عثمانی اور سبعہ احرف کا منکر کافر و واجب القتل ہے

① قال أبوعبيد والقرآن الذی جمعه عثمان بموافقة الصحابة لو أنكر بعضه منكر كان كافراً حكمه حكم المرتد يستتاب فإن تاب وإلا ضرب عنقه[تفسیر قرطبی:۱/۶۰]

''ابوعبید رحمہ اللہ کا قول ہے کہ وہ قرآن جسے عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بموافقت صحابہ رضی اللہ عنہم جمع فرمایا ہے اگر کوئی منکر اُس کے صرف بعض حصے کا بھی انکار کردے تو وہ بھی کافر ہوگا۔ اُس کا حکم، مرتد کا سا ہوگا اولاً اس کو توبہ کی دعوت دی جائے باز آجائے تو ٹھیک وگرنہ اُس کی گردن اُڑا دی جائے۔''

② يحكم علىٰ من أنكر من مصحف عثمان شيئاً مثل ما يحكم على المرتد من الاستتابة فإن أبى فالقتل (ابوعبید)[فضائل القرآن،ص۱۹۴]

''عثمانی مصحف کی کسی ایک چیز کے انکار کرنے والے پر بھی مرتد کا سا حکم لگایا جائے گا کہ اس کو توبہ کی دعوت دی جائے گی اگر انکار کرے تو قتل کردیا جائے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ ومن قرأ وجادل على مايخالف خطَّ المصحف ودعا الناس إليه وجب عليه القتل۔ (أبوالعباس المهدوى) [منجدالمقرئين،ص۲۲۱]

''جو شخص رسم مصحف عثمانی کے برخلاف شاذ قراءتوں کے پڑھنے پر اصرار و ہٹ دھرمی کرے اور لوگوں کو اس کی دعوت دے وہ واجب القتل ہے۔''

④ لو سمع علىٌ أحداً يذكره فى القرآن لامضٰى عليه الحد وحكم عليه بالقتل...... (أبوبكر بن الانبارى) [تفسير القرطبى:۱/۶۰]

''روافض کی مصنوعی قراءتیں اپنے تذکرہ فی القرآن کی بابت حضرت علی رضی اللہ عنہ سن لیتے تو خود اُن پر حد نافذ فرماتے اور اُن کے قتل کا فیصلہ صادر فرماتے۔''

⑤ لما كانت أحاديث إنزال القرآن على سبعة أحرف متواترةً فإن منكر الاحرف السبعة أصلاً مع علمه بتواتر أحاديثها كافر لا شك ولاريب (حسن ضياء الدين عتر) [الاحرف السبعة و منزلة القراءات منها،ص۱۰۱]

''چونکہ سبعہ احرف پر انزال قرآن کی احادیث متواتر ہیں اس بناء پر تواتر کے علم کے باوجود سرے سے سبعہ احرف ہی کا منکر بلاشبہ کافر ہے۔''

⑥ ما اجتمع فيه ثلاث خلال ۔ من صحة السند وموافقة العربية والرسم۔ قطع على مغيبه و كفر من جحده (ابومحمد مکی) [النشر الكبير:۱/۱۴]

''جس قراءت میں صحت سند، موافقت عربیت، موافقت رسم یہ تینوں چیزیں جمع ہوں اُس کے نزول من الغیب کی قطعی تصدیق کی جائے گی اور اُس کے منکر کو کافر قرار دیا جائے گا۔''

⑦ عثمانی مصاحف اور مروّجہ قراءات میں جامع اللغات لغت قریش کی شکل میں سب ہی احرف سبعہ کچھ حصے کے لحاظ سے یقیناً بدستور اور قطعاً ثابت و قائم علیٰ حالہا ہیں۔

⑧ قراءات متواترہ کے مقابلہ میں روافض و ملاحدہ کوفہ کی سازش، رافضیانہ جعلی و من گھڑت قراءتوں کی بابت تھی۔

⑨ عثمانی مصاحف میں نقطے اور اعراب اس بناء پر نہ دیئے گئے تھے کہ قراءت کے جملہ اختلافات منقولہ کو یہ رسم شامل و محیط ہوجائے یہ نہیں کہ نقطے اور اعراب نہ ہونے کی بناء پر اختلاف قراءت پیدا ہوا ہے۔

(ب): شہر کوفہ کا علمی مقام

⑩ عن مسروق شاممت أصحاب محمدﷺ فوجدت علمهم ينتهى إلى الستة إلى على وعبدالله وعمر وزيد بن ثابت وأبى الدرداء وأبى ابن كعب ثم شاممت الستة فوجدت علمهم انتهى إلى على وابن مسعود۔اھ [أعلام الموقعين لابن قيم]

''مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو (خوب) سونگھا۔ میں نے محسوس کیا کہ ان سب حضرات کا علم حضرت علی، حضرت عبداللہ، حضرت عمر، حضرت زید بن ثابت، حضرت ابوالدرداء اور اُبی بن کعب رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سمٹ آیا ہے پھر میں نے ان چھ حضرات کو سونگھا تو اُن کا علم حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میں سمٹا ہوا پایا۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نیز فرماتے ہیں ان دونوں کا ابرعلم یثرب کی پہاڑیوں سے اُٹھا اور کوفہ کی وادیوں پر برسا۔ ان دونوں آفتاب وماہتاب نے ریگستان کوفہ کے ذرّہ ذرّہ کو چمکا دیا تھا۔ [آثارِ خیر، ص۵۰۱]

⑪ یاروں نے امام صاحب سے عناد کے سبب ’کوفہ‘ جیسے مرکز علم و ہدایت کے متعلق عجیب عجیب کہاوتیں گھڑ لیں، حالانکہ یہ شہر تاریخی اہمیت کا حامل ہے اسے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جیسے بزرگ صحابی نے بسایا، فقیہ اُمت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو وہاں کا معلم مقرر کیا، ہمارے نسلی جد بزرگوار سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنا حکومتی مرکز قرار دیا۔ ہزاروں صحابہ وتابعین اور ہر علم وفن کے ماہرین کا یہ مرکز رہا، لیکن ’ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے بغض‘ میں بات کو اس حد تک پھیلایا گیا کہ دیانت سرپیٹ کر رہ گئی۔ ادھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خاندان سے عقیدت کے جھوٹے دعوے داروں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ہر دو فرزندوں سیدنا حسن وحسین رضی اللہ عنہما سے جو ’سلوک‘ کیا اس نے ’کوفہ کو ناپسندیدہ شہر‘ قرار دے دیا اور جس کے منہ میں جو آیا کہہ دیا اور کسی نے نہ سوچا کہ بابل میں نمرود تھا تو ابراہیم علیہ السلام بھی تھے۔ مصر میں فرعون کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام اور مکہ و مدینہ میں ابوجہل، ابولہب، ولید، ابوطالب، ابن اُبی اور ایسے ہی لوگوں کے ساتھ محمد عربی صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وسلامہ اور ان کے ہزاروں ہزار جانثار رُفقاء بھی تھے۔ بہرحال حقانی صاحب نے امام رحمہ اللہ کی تابعیت اور کوفہ کی مرکزیت کو خوب نکھارا۔ [حقانی کتابیں، ص۳۴]

(ج): موالی وأعاجم اور قراء سبعہ کا دینی وعلمی مرتبہ ومقام

⑫ قراء سبعہ اور اُن کے رُواۃ میں سے اکثر حضرات عجمی النسل آزاد کردہ غلام ہیں۔ مگر اُنہیں قراءت کی امامت کا مقام رفیع عطا ہوا۔ ایسی عجمیت اور غلامی پر لاکھوں عربیتیں اور کروڑوں آزادیاں قربان ہیں۔ ہزاروں نہیں ایسے خوش نصیبوں کی تعداد لاکھوں سے بھی متجاوز ہوگی جو میدان جہاد میں گرفتار ہوکر دارالاسلام لائے گئے اور اسلامی معاشرے کی صداقت وامانت خلوص وللّٰہیت، اعلیٰ اخلاق واعمال کو دیکھ کر بصدق دل حلقۂ بگوش اسلام ہوگئے۔ جنہیں کفر کی ظلمتوں، جہنم کی وادیوں سے زبردستی کھینچ کر جنت کے گلزاروں میں داخل کردیا گیا۔ اسلامی معاشرے نے نہ صرف انہیں ایمان واسلام کی لازوال دولت سے نوازا، بلکہ قرآن وسنت کے علوم تقویٰ وطہارت، اور وہ مثالی واعلیٰ اخلاق واعمال بھی دیئے جن کی بنا پر اُمت مسلمہ کی علمی وروحانی قیادت اور اِمامت بھی ان پابند سلاسل ہوکر آنے والوں کو نصیب ہوئی۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ تعجب کرتے ہیں ایسے لوگوں پر جنہیں زنجیروں کے ساتھ جنگ کی طرف کھینچا جارہا ہے۔ حسن بصری رحمہ اللہ کون ہیں آزاد شدہ غلام جن کی امانت وعظمت اور ولایت پر اُمت کا اجماع ہے۔ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کون تھے۔ آزادشدہ غلام جن کے سامنے ابوحنیفہ رحمہ اللہ جیسے امام الائمہ نے زانوئے تلمذ تہ کیا۔

اس حقیقت کا مشاہدہ کرنے کے لیے امام زہری رحمہ اللہ اور خلیفہ وقت عبدالملک بن مروان رحمہ اللہ کا ایک اہم مکالمہ ملاحظہ ہو:

امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ عبدالملک بن مروان رحمہ اللہ کے پاس گیا اس نے مجھ سے سوالات کئے، پوچھا تم کہاں سے آئے ہو، میں نے کہا مکہ مکرمہ سے۔

عبدالملک: مکہ سے تمہاری روانگی کے وقت اہل مکہ کا سردار کون تھا؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

زہری: عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ

عبدالملک: وہ عرب ہیں یا غلام؟

زہری: آزادشدہ غلام

عبدالملک: تو پھر وہ عرب کے سردار کیونکر بن گئے؟

زہری: علم و دیانت کی وجہ سے۔

عبدالملک: بیشک علم و دیانت سرداری کے مستحق ہیں۔ پھر عبدالملک نے دریافت کیا اچھا اہل یمن کا سردار کون ہے؟

زہری: طاؤس بن کیسان رحمہ اللہ

عبدالملک: عرب ہیں یا غلام؟

زہری: غلام

عبدالملک: تو پھر یمن کا سردار کیونکر بن گیا؟

زہری: جس بناء پر عطاء رحمہ اللہ اہل مکہ کا سردار ہے۔

عبدالملک: بیشک جو شخص عطاء رحمہ اللہ کی طرح صاحب علم و دیانت ہو اس کو سیادت کا حق ہے۔ اچھا اہل مصر کا سردار کون ہے؟

زہری: یزید بن حبیب رحمہ اللہ

عبدالملک: عرب ہے یا غلام؟

زہری: غلام

عبدالملک نے گفتگو جاری رکھتے ہوئے پھر پوچھا اہل شام کا سردار کون ہے؟

زہری: مکحول الدمشقی رحمہ اللہ

عبدالملک: عرب ہے یا غلام؟

زہری: غلام اور غلام بھی کیسا، حبشی قبیلۂ ہذیل کی ایک عورت کا آزاد کردہ غلام۔

عبدالملک: اہل جزیرہ کا سردار کون ہے؟

زہری: میمون بن مہران رحمہ اللہ

عبدالملک: عرب ہے یا غلام؟

زہری: غلام

عبدالملک: اچھا اہل حرم کا سردار کون ہے؟

زہری: ضحاک بن مزاحم رحمہ اللہ

عبدالملک: عرب ہے یا غلام؟

زہری: غلام

عبدالملک: بصرہ کا سردار کون ہے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زہری: حسن بن ابی الحسن رحمہ اللہ

عبدالملک: عرب ہے یا غلام؟

زہری: غلام

عبدالملک: کوفہ کا سردار کون ہے؟

زہری: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ

عبدالملک: عرب ہے یا غلام؟

زہری: عرب

عبدالملک رحمہ اللہ نے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کا نام سنا جو عرب تھے تو فرطِ مسرت سے کہنے لگا زہری تو برباد ہوا تو نے اب میری تشویش کو دور کر دیا اس کے بعد خود کہا اللہ کی قسم غلاموں کو بڑے بڑے لوگوں پر سردار ہونا چاہئے۔ یہاں تک کہ ان کے نام کے خطبے برسر منبر پڑھے جائیں اور عرب ان کے نیچے بیٹھے ہوں۔ زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے کہا بیشک امیر المومنین سرداری اللہ کا حکم ہے اور اس کا دین ہے جو کوئی اس کی حفاظت کرے گا سردار ہوگا اور جو کوئی اس کو ضائع کرے گا ذلیل وخوار ہوگا۔ [تفسیر روح البیان:۳۲۱/۲]

خلیفۂ وقت عبدالملک بن مروان رحمہ اللہ نے، ان موالی (آزاد شدہ غلام) اَساطین اُمت کو جن لفظوں میں خراج تحسین اَدا کیا ہے اس سے بڑھ کر مشکل ہے۔ واقعی ان ائمہ کرام کی علمی وعملی روحانی خدمات ایسی ہیں جنھیں سنہری حروف سے لکھا جائے۔ [عصر حاضر کے لیے مشعل ہدایت، ص ۴۸ تا ۵۰]

⑬ **نافع رحمہ اللہ (تبع التابعین):**

- قراءة نافع سنة [مالك رحمہ اللہ۔ عبد الله بن وهب رحمہ اللہ]
- قال لی مالك قرأت على نافع [إسماعيل بن أبی أويس رحمہ اللہ]
- قراءة أهل المدينة أحب إلیّ [أحمد بن حنبل رحمہ اللہ]
- إمام الناس فی القراءة نافع بن أبی نعيم [ليث بن سعد رحمہ اللہ]
- رأيت فيما يرى النائم النبیﷺ وهو يقرأ فی فِیَّ فمن ذلك الوقت أشُمُّ من فی هذه الرائحة رائحة المسك...... [نافع رحمہ اللہ]

⑭ **ابن کثیر رحمہ اللہ (تابعی):**

- لم يكن بمكة أقرأ منه [سفيان بن عيينة رحمہ اللہ]
- قراءتنا قراءة عبد الله بن كثير وعليها وجدت أهل مكه من أراد التمام فليقرأ لابن كثير [الامام الشافعی رحمہ اللہ]
- ...... حديثه مُخَرَّجٌ فی الصحيحين
- حديثه مخرج فی الكتب الستة۔الذهبی رحمہ اللہ۔ [معرفة القراء الكبار:۷۲/۱]
- كان فصيحا بالقرآن [جرير بن حازم رحمہ اللہ]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- رأيت أبا عمرو بن العلاء يقرأ على عبد الله بن كثير [حماد بن سلمة رحمہ اللہ]
- كان ابن كثير أعلم بالعربية من مجاهد [أبوعمرو بن العلاء رحمہ اللہ]

⑮ **ابوعمرو① رحمہ اللہ (تابعیؒ، عربیؒ خالصؒ):**

- قراء ة أبى عمرو أحب القراء ات إلىَّ هى قراء ة قريش و قراء ة الفصحاء [أحمد بن حنبل رحمہ اللہ]
- نظرت فى هذا العلم قبل أن أختن ولى أربع وثمانون سنة [أبو عمرو رحمہ اللہ]
- كان من أشراف العرب ووجوههم [أبوعبيدة رحمہ اللہ]
- أبوعمرو ثقة [يحيىٰ بن معين رحمہ اللہ]
- كان فى عصره جماعة من أهل العلم بالقرآن لم يبلغوا مبلغه [أبوبكر بن مجاهد رحمہ اللہ]
- كان أبوعمرو علامة زمانه فى القراء ات والنحو والفقه ومن كبار العلماء العٰملين [ابن كثير رحمہ اللہ۔ فى البداية والنهاية]
- كان مقَدَّمًا فى عصره عالما بالقراء ة ووجوهها قدوة فى العلم باللغة العربية [أبوبكر بن مجاهد رحمہ اللہ]
- وان امرأً دنياه اكبرهمه: لمستمسك منها بحبل غرور [نقش خاتم أبى عمرو رحمہ اللہ]

⑯ **ابن عامر رحمہ اللہ (تابعیؒ جلیلؒ۔ عربیؒ محضؒ):**

- مقرئ الشاميين فصدوق ماعلمت به بأساً وقد تكلم فى قراء ته من لا يعلم وهى قراء ة حسنة ...... [الذهبى رحمہ اللہ: میزان الاعتدال:۴۴۹/۲]
- ...... حديثه مخَرَّجٌ فى صحيح مسلم
- ......من رواته هشام بن عمار أحد شيوخ البخاري①
- كان عالما قاضيا صدوقا اتخذه أهل الشام إماما فى قراء ته واختياره [أبونعيم رحمہ اللہ فى الحلية]
- كان يأتم به فى الصلوات وجمع له منصبى الامامة والقضاء [عمر بن عبدالعزيز رحمہ اللہ]

⑰ **عاصم رحمہ اللہ (تابعی):**

- مولود فى امرة معاوية۔ له حديث مشهور فى مسند أحمد۔ خرّج له الشيخان لكن مقرونًا بغيره لا أصلًا وانفرادًا [الذهبى رحمہ اللہ]
- الإمام الكبير مقرئ العصر ......[الذهبى رحمہ اللہ :سیر اعلام النبلاء:۲۵۶/۵]
- ثقة [أحمد العجلى والنسائى]
- جلس عاصم يقرئ الناس وكان أحسن الناس صوتا بالقرآن حتى كان فى حنجرته

رشد

www.KitaboSunnat.com

جلاجل [أبوبكر بن عياش رحمہ اللہ]

- أهل الكوفة يختارون قراء ته وأنا اختارها [أحمد بن حنبل رحمہ اللہ]
- ثبت في القراء ة وهو في الحديث دون الثبت صدوق يهم، حسن الحديث وقال أحمد وأبو زرعة ثقة ...... [الذهبي رحمہ اللہ: ميزان الاعتدال:۲/ ۳۵۷]

⑱ **حمزة رحمہ اللہ (تبع تابعین):** من رجال صحيح مسلم

- هذا حبر القرآن [الأعمش رحمہ اللہ]
- شيئان غلبتنا عليهما لسنا ننازعك فيهما: القرآن والفرائض [أبوحنيفة رحمہ اللہ]
- قرأ عليه۔ سفيان الثوري وشريك بن عبد الله ووكيع وجماعة من أئمة أهل الكوفة
- مرَّ بي حمزة الزيات في يوم شديد الحر فعرضت عليه الماء ليشرب فابٰى لاني كنت أقرا عليه القرآن [جريربن عبد الحميد رحمہ اللہ]

⑲ **الكسائی رحمہ اللہ:**

- كان إمام العربية والناس في القراء ة في عصره [ابن مجاهد رحمہ اللہ]
- من كبار أصحاب نافع ما رأيت أقرأ كتاب الله من الكسائي [إسماعيل بن جعفر المدني رحمہ اللہ]
- من أراد أن يتبحر في النحو فهو عيال على الكسائي [الإمام الشافعي رحمہ اللہ]
- ناظرتُ الكسائيَّ يومًا وزدتّ [الفراء رحمہ اللہ]
- فكأنّي كنت طائرًا أشرب من بحرٍ
- كان أعلم الناس بالنحو وأوحدهم بالغريب وكان أوحد الناس بالقرآن [أبوبكر بن الأنباري رحمہ اللہ]
- كان في الاحرام لابسا كساء [الإمام الشاطبي رحمہ اللہ]

(د): قراء سبعہ کے عربی حالات کا اُردو ترجمہ:

⑳ **نافع رحمہ اللہ (تبع تابعی):**

- قراء ۃ نافع سنت ہے۔ [مالک رحمہ اللہ، عبداللہ بن وہب رحمہ اللہ]
- مجھ سے مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے نافع رحمہ اللہ سے قرآن پڑھا ہے۔[اسماعیل بن ابی اویس رحمہ اللہ]
- قراءت اہل مدینہ مجھے بہت محبوب ہے۔[احمد بن حنبل رحمہ اللہ]
- قراءت میں نافع بن ابی نعیم رحمہ اللہ امام الناس تھے۔[لیث بن سعد رحمہ اللہ]
- میں نے خواب میں دیکھا کہ نبی ﷺ میرے مونہہ میں قرآن شریف پڑھ رہے ہیں پس اُسی وقت سے میں اپنے مونہہ سے کستوری کی یہ خوشبو سونگھتا ہوں۔[نافع رحمہ اللہ]

۲۱۔ **ابن کثیر رحمہ اللہ (تابعی):**

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- مکہ میں ابن کثیر رحمہ اللہ سے بڑا کوئی قاری نہ تھا۔ [سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ]
- ہماری قراءت، قراءۃ عبداللہ بن کثیر رحمہ اللہ ہے۔ اہل مکہ کو میں نے اسی پر پایا ہے۔ جو قراءۃ کاملہ کا خواہشمند ہو وہ قراءۃ ابن کثیر پہ پڑھے۔ [امام شافعی رحمہ اللہ]

ابن کثیر رحمہ اللہ کی حدیث، صحیحین میں مخرج ہے، نیز موصوف کی حدیث کتب ستہ میں مخرج ہے۔
[ذہبی رحمہ اللہ، معرفۃ القراء الکبار: ۷۲/۱]

- قرآن میں فصیح تھے۔ [جریر بن حازم رحمہ اللہ]
- میں نے یہ ماجرا دیکھا کہ ابوعمرو بن علاء رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن کثیر رحمہ اللہ کے سامنے قراءت کی بابت زانوئے تلمذ طے کر رہے تھے۔ [حماد بن سلمہ رحمہ اللہ]
- ابن کثیر رحمہ اللہ عربیت میں مجاہد رحمہ اللہ سے اعلم تھے۔ [ابوعمرو بن علاء رحمہ اللہ]

(۲۲) ابوعمرو رحمہ اللہ (تابعی، خالص عربی النسل):

- آپ کے رُواۃ میں ابوعمر دوری رحمہ اللہ بھی ہیں جن سے ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں روایت حدیث کی ہے۔ ابوحاتم رحمہ اللہ نے انہیں صدوق کہا ہے۔ ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو دیکھا کہ ابوعمر دوری رحمہ اللہ سے حدیث لکھ رہے تھے۔ قراءۃ ابی عمرو مجھے احب القراءات ہے۔ یہ قریش کی قراءت ہے، فصحاء کی قراءت ہے۔ [احمد بن حنبل رحمہ اللہ]
- میں نے اس علم میں نظر کی جبکہ میرے ختنے بھی نہیں ہوئے تھے اور اب میری چوراسی سال عمر ہے۔ ابوعمر اشراف و سادات عرب میں سے تھے۔ [ابوعبیدہ رحمہ اللہ]
- ابوعمرو رحمہ اللہ ثقہ ہیں۔ [یحییٰ بن معین رحمہ اللہ]
- بصرہ میں علماء قرآن کی ایک جماعت آپ کی معاصر تھی مگر اس میں سے کوئی بھی آپ کے مرتبہ تک نہ پہنچ سکا۔ [ابوبکر بن مجاہد رحمہ اللہ]
- ابوعمرو رحمہ اللہ قراءات ونحو وفقہ میں علامۃ الزمان تھے اور کبار علماء عاملین میں شمار ہوتے تھے۔ [ابن کثیر رحمہ اللہ، البدایہ والنہایہ]
- اپنے زمانہ میں مقدم وفائق، قراءات اور اس کی توجیہات کے عالم اور علم لغت عربیہ میں مقتدا تھے۔ [ابوبکر بن مجاہد رحمہ اللہ]
- جس شخص کا بڑا مطمح نظر دنیا ہی ہو وہ یقیناً فریب کی رسی کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہے۔ [ابوعمرو رحمہ اللہ کی مہر کا نقش]

(۲۳) ابن عامر رحمہ اللہ (تابعی جلیل خالص عرب النسل):

- اہل شام کے مقری اور صدوق ہیں۔ میں اُن میں کوئی حرج نہیں جانتا، آپ کی قراءت کی بابت ناواقف لوگوں نے کلام کی ہے، مگر ان کی قراءات 'قراءۃ حسنۃ' ہے۔ [ذہبی رحمہ اللہ، میزان الاعتدال: ۴۴۹/۲]
- صحیح مسلم میں موصوف کی حدیث مخرج ہے۔ منجملہ آپ کے رواۃ ہشام بن عمار رحمہ اللہ ہیں جو بخاری کے مشائخ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہیں۔ ہشام رحمہ اللہ صدوق کبیر المحل ہیں۔[دار قطنی]

- ثقہ ہیں [یحییٰ بن معین رحمہ اللہ]
- ہشام رحمہ اللہ سے بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں اور ابوداؤد رحمہ اللہ ، نسائی رحمہ اللہ ، ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں روایت حدیث کی ہے نیز ترمذی رحمہ اللہ جعفر فریابی رحمہ اللہ ابوزرعہ دمشقی رحمہ اللہ نے موصوف سے حدیث حاصل کی ہے)
- آپ عالم قاضی صدوق تھے۔اہل شام نے موصوف کو ان کی اختیار کردہ قراءت میں امام تسلیم کیا ہے۔ [ابونعیم فی الحلیہ]
- عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نمازوں میں آپ کی اقتدا کرتے تھے اور امامت و قضاء کے ہر دو مناصب کی جامعیت سے انہوں نے آپ کو نوازا ہوا تھا۔

۴۴ **عاصم رحمہ اللہ (تابعی):**

- عہد معاویہ رحمہ اللہ میں پیدا ہوئے۔مسند احمد میں آپ سے ایک مشہور حدیث مروی ہے۔شیخین نے آپ کی اَحادیث کی تخریج کی ہے مگر اصالۃً ومستقلاً نہیں بلکہ صرف مقرونا بالغیر،امام کبیر اور مقریٔ العصر ہیں۔ [ذہبی رحمہ اللہ ،سیر اعلام النبلاء:۲۵۶/۵]
- ثقہ ہیں۔[احمد عجلی رحمہ اللہ ونسائی رحمہ اللہ]
- عاصم رحمہ اللہ لوگوں کو تعلیم قراءت دینے کے لیے تشریف فرما رہے۔صوت تلاوت میں احسن الناس تھے گویا آپ کے گلے میں گھنٹیاں بج رہی ہیں۔[ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ]
- اہل کوفہ قراءۃ عاصم کو پسند کرتے ہیں، میں بھی اُسے پسند کرتا ہوں۔[احمد بن حنبل رحمہ اللہ]
- قراءت میں پختہ کار ہیں۔البتہ حدیث میں ثبت سے کم درجہ میں ہیں۔بہت راست باز ہیں کبھی وہم لاحق ہو جاتا ہے۔حسن الحدیث ہیں۔احمد و ابوزرعہ رحمہ اللہ کے بقول ثقہ ہیں۔[ذہبی رحمہ اللہ ،میزان :۳۵۷/۲]

۴۵ **حمزہ رحمہ اللہ (تبع تابعی):**

- یہ قرآن کے متبحر عالم ہیں۔[اعمش رحمہ اللہ]

دو چیزوں میں آپ ہم پر غالب ہیں ان میں ہم آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔قراءت اور علم میراث۔ [امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ]

- آپ سے سفیان ثوری رحمہ اللہ ،شریک بن عبداللہ رحمہ اللہ ، وکیع رحمہ اللہ اور ائمہ اہل کوفہ کی ایک جماعت نے قراءت پڑھی ہے۔شدید موسم گرما میں ایک روز حمزہ زیات رحمہ اللہ کا میرے پاس سے گذر ہوا میں نے پینے کا پانی پیش کیا تو انکار فرما دیا، کیونکہ میں آپ سے قراءت پڑھتا تھا۔ [جریر بن عبدالحمید رحمہ اللہ]

۴۶ **کسائی رحمہ اللہ :**

- اپنے زمانے میں عربیت کے نیز قراءت میں لوگوں کے امام تھے۔[ابن مجاہد رحمہ اللہ]
- نافع رحمہ اللہ کے کبار تلامذہ میں سے ہیں۔میں نے کتاب اللہ کا کسائی رحمہ اللہ سے بڑا قاری نہیں دیکھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[اسماعیل بن جعفر مدنی رحمہ اللہ]

- جو شخص نحو میں تبحر کا متمنی ہے وہ کسائی رحمہ اللہ کا دست نگر ہے۔ [امام شافعی رحمہ اللہ]
- میں نے ایک روز کسائی رحمہ اللہ سے خوب بڑھ چڑھ کر مناظرہ کیا تو گویا میں ایک پرندہ تھا جو دریا سے پانی پی رہا تھا۔ [فراء رحمہ اللہ]
- نحو میں اعلم الناس اور حدیث کے مشکل الفاظ نیز قراءات میں سب لوگوں میں لاثانی تھے۔ [ابوبکر بن الانباری رحمہ اللہ]
- بحالت احرام کمبل میں ملبوس تھے۔ [امام شاطبی رحمہ اللہ]

(ھ): تشکیل قراءات کا پس منظر:

(۲۷) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم، سات قبائل عرب کی سات لغات قریش ہذیل، ثقیف، ہوازن، کنانہ، تمیم، یمن کی اجازت کے ساتھ نازل ہوا ہے، لیکن ہر قبیلہ کو اپنی لغت میں آزاد نہ پڑھنے کی قطعی کھلی چھٹی و رخصت نہ تھی بلکہ وہ اس بارے میں تلقین و توقیف و تعلیم نبوی کے تابع و پابند تھے۔ قراءات کے اُصولی اختلافات انہیں سبعہ لغات سے ماخوذ ہیں۔ اسی طرح جبریل امین علیہ السلام کے ساتھ رمضان المبارک میں حضور علیہ السلام کے متعدد دوروں میں قرآن کریم کے متعدد کلمات و فرش الحروف، قرآنی شان اعجازی کے حامل، علم بیان و علم بدیع کے انواع و الوان کے ساتھ مختلف طرق تلفظ و انداز و اَسالیب بیان و تراکیب عربیت و بلاغت پر نازل ہوئے اور وہ یہ ہیں:

(۱) ابدال الحرف بالحرف مع تغیر المعنٰی بدون تغیر صورت رسم (تَبْلُوْا۔ تَتْلُوْا)
(۲) ابدال الحرف بالحرف مع تغیر المعنٰی والصورۃ (مِنْکُم ۔ مِنْھُمْ)
(۳) ابدال الحرکۃ بالحرکۃ مع تغیر المعنٰی (وَقَدْ اَخَذَ مِیْثَاقَکُمْ ، وَقَدْ اُخِذَ مِیْثَاقُکُم)
(۴) زیادت و نقص (وَسَارِعُوْا ، سَارِعُوْا)
(۵) تقدیم و تاخیر (فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ ، فَیُقْتَلُوْنَ وَیَقْتُلُوْنَ)
(۶) اختلاف صیغ (لَاتُضَآرَّ ، لَاتُضَارُّ ، لَایَضِرْکُم ، لَایَضُرُّکُمْ ، وَلَا یُقْبَلُ ، وَلَا تُقْبَلُ ، یَعْمَلُوْنَ ، تَعْمَلُوْنَ)
(۷) ابدال المادہ بالمادہ (فَتَبَیَّنُوْا ، فَتَثَبَّتُوْا) قراءات کے فرش الحروف انہیں طرق تلفظ و اسالیب بیان سے ماخوذ ہیں۔

پھر مروّجہ قراءات کی اَسانید میں مندرجہ ذیل سات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مدار و مرکز و مرجع کی حیثیت رکھتے ہیں۔
عثمان، علی، ابن مسعود، زید بن ثابت، ابی بن کعب، ابوالدرداء، ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم

اولاً: حضور علیہ السلام نے ان سات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہر ایک کو اُصول و لغات تو خاص انہی کے لغت قبیلہ کے مطابق ہی پڑھائیں البتہ فرش الحروف قسم کی وجوہ خلافیہ منزلہ تقسیم کر کے متفرقاً پڑھائیں کہ بعض وجوہ ایک صحابی کو اور بعض دوسرے کو۔ وعلیٰ ہذا القیاس

ثانیاً: ان سات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہی اختلافات جو بطریق تواتر و قطعیت، آخری دور نبویؐ کے مطابق ثابت و مروی تھے انہیں اختلافات کی مصاحف عثمانیہ میں رعایت کی گئی ہے اور ان کے علاوہ باقی قراءات و اختلافات اَحادیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاذہ کی رعایت کوترک کردیا گیا۔

ثالثاً: آگے ان ساتوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہی خاص خاص اختلافات جوتلقین نبوی سے پڑھے اور محفوظ کیے تھے ان ائمہ قراءات کو بالواسطہ یا بلا واسطہ پڑھائے۔بعض ائمہ قراءات نے ان ساتوں میں سے کئی صحابہ رضی اللہ عنہم سے پڑھا بس یہی وہ مرحلہ ہے جس میں بعض لغات کا بعض لغات میں اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے منقول فرش الحروف کا دوسرے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے منقول فرش الحروف کے ساتھ باہم انضمام و تداخل واجتماع وتشارک شروع ہوا اور اسی بنیاد پر اور انہیں منقول وجوہ کی روشنی میں آگے آئمہ قراءات نے ذاتی وشخصی طور پر خاص خاص مختلف الانتخاب ترتیبات اور متعدد اختیارات کی تدوین کی اور یہی اختیارات آگے قراءات کے نام سے موسوم ہوئے۔

نتیجہ یہ کہ مروّجہ قراءات عشرہ کی ترتیب اس طریقہ سے ہوئی کہ مصاحف عثمانیہ کے متعدد مقری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تابعین نے اور تابعین سے تبع تابعین نے اور ان سے ائمہ مشہورین نے احرف سبعہ کی روشنی میں متعدد قراءات حاصل کیں، کیونکہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے احرف سبعہ کو اپنے مابعد کے لوگوں تک نقل کیا تو وہ لغات باہم متداخل اور مخلوط ہوگئیں حتیٰ کہ متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے اخذ کرنے والا قاری کچھ حصہ ایک صحابی کی تلقین کردہ لغت کے مطابق اور کچھ دوسرے صحابی کی تلقین کردہ لغت کے مطابق پڑھنے لگا اسی کے نتیجہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اَخذ کردہ قراءات متعدد ہوگئیں مگر یہ سب اَحرف سبعہ سے خارج قطعاً نہیں۔

تو یہ سب قراءات کثیرہ منتشرہ، نتیجہ ہیں نزول القرآن علیٰ سبعۃ احرف کا، ہرقراءت کی ترتیب فقط ایک ہی لغت عربیہ کے لحاظ سے نہیں کہ پورا قرآن من اوّلہ الی آخرہ فقط اُسی ایک ہی لغت کے مطابق پڑھا جاتا ہو اور دوسری لغات میں سے کسی لغت کا کوئی لفظ بھی قطعاً اس میں شامل نہ ہو ایسا ہرگز نہیں بلکہ ہرقراءت میں سب کی سب لغات عرب کا اشتراک وتداخل موجود ہے۔

(و): کیا ابن شہاب زُہری رحمہ اللہ، بقول ناقد۔معاذ اللہ شیعہ ہیں؟

(۲۸) حضرت ابن شہاب زہری رحمہ اللہ، حدیث پاک کے 'اوّل المدونین' ہیں جنھوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے حکم سے سب سے پہلے احادیث کو مدون فرمایا، خود زہری فرماتے ہیں:"أمرنا عمر بن عبدالعزیز بجمع السنن فکتبناھا دفتراً دفتراً" [أخرجه ابن عبد البر فی جامع بیان العلم] "أوّلُ من دوّن العلم ابن شهاب" [قاله، السیوطی فی الوسائل إلی معرفة الاوائل] کیا خلیفۂ راشد کو زہری رحمہ اللہ کی شیعیت کا علم نہ ہوسکا؟ اگرنہیں تو خود خلیفۂ راشد پر حرف آتا ہے۔ابن شہاب زُہری رحمہ اللہ کے تلامذہ میں امام مالک رحمہ اللہ، سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ، اوزاعی رحمہ اللہ، لیث بن سعد رحمہ اللہ جیسے کبار ائمۃ شامل ہیں ان حضرات کو بھی علم نہ ہوسکا کہ ہمارے استاذ والعیاذ باللہ شیعہ ہیں۔ایسے ذمہ دار ائمہ امت کو اپنے استاذ کے حالات کا زیادہ علم ہوسکتا ہے یا آپ جیسے علامہ آخرالزمان کو؟ آج اگر کسی سنی عالم کے متعلق علم ہوجائے کہ وہ فلاں شیعہ شیخ سے علم حدیث حاصل کرتا ہے تو سنی حضرات اس عالم کا سخت ایکشن لینے پرتُل جائیں گے اگر زُہری آپ کے بقول شیعہ ہوتے تو لامحالہ اُس زمانۂ خیر ورُشد کے لوگوں کو اس بات کا علم ہوتا اور وہ امام مالک رحمہ اللہ وغیرہ پر اعتراض کا طوفان کھڑا کردیتے کہ یہ ایسے شیعہ محدث سے حدیثیں حاصل کررہے ہیں مگر اس قسم کی کوئی بات پایہ ثبوت تک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں پہنچی جس سے روز روشن کی طرح یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ حضرت زُہری رحمہ اللہ قطعی سنی ہیں۔

(ز): کیا حدیث جمع القرآن۔معاذ اللہ۔موضوع ہے؟

۲۹ ناقد نے حدیث جمع القرآن کو موضوع بتایا ہے۔اس کی بابت اتنا ہی عرض ہے کہ چلئے! اگر آپ سنی ائمہ حدیث سے اتنے ہی ناراض ہیں کہ وہ سب آپ کے یہاں قطعاً درخور اعتناء نہیں بلکہ سب کے سب مطعون و قابل تنقید ومجروح ہیں اور اس حدیث جمع القرآن کو صحیح سمجھنے میں۔خاکم بدہن۔سب ہی حضرات محدثین نے غلطی کی ہے تو باوجودیکہ آپ بزعم خود سنی ہیں مگر بایں ہمہ طبری رافضی (جو فی الواقع سنی ہیں) کی مدح سرائی میں آپ رطب اللسان ہیں اور ستہ احرف کی متروکیت کے متعلق ان کے قول سے آپ نے بھرپور استدلال کیا ہے کہ موصوف نے جمع عثمانی میں چھ حروف کے مرفوع ومنسوخ ومتروک ہوجانے کا قول کیا ہے (اگرچہ اس کی اصل صورت حال اس کے برخلاف ہے جو آگے اپنے موقع پر بیان ہوگی) بس اتنی درخواست ہے کہ طبری رحمہ اللہ رافضی ہی کی بات کو تسلیم کرکے آپ جمع قرآن کی حدیث پر ایمان واعتقاد لے آیئے۔وگرنہ طبری رحمہ اللہ کے قول سے استدلال کو ترک کردیجئے۔فتأمل كراتٍ بعد مراتٍ ينقلب إليك البصر خاسئاً وهو حسير

(ح): راوی کی عدالت کے ثبوت کا ایک ذریعہ شہرت واستفاضہ اور اشتغال علم بھی ہے

۳۰ مقدمہ ابن الصلاح اُصول حدیث کی مشہور کتاب ہے،اس میں لکھتے ہیں:

"عدالة الراوى تارة تثبت بتنصيص العدلين على عدالته وتارة تثبت بالاستفاضة فمن اشتهرت عدالته بين أهل النقل أو نحوهم من أهل العلم وشاع الثناء عليه بالثقة والامانة استغنى فيه بذلك عن بينة شاهدة بعدالته تنصيصاً هذا هو الصحيح فى مذهب الشافعى وعليه الاعتماد في فن أصول الفقه" [ص:۴۰]

"یعنی راوی کی عدالت کبھی ثابت ہوتی ہے کہ دو عادل اس کی عدالت پر تصریح کردیں اور کبھی ثابت ہوتی ہے ساتھ شہرت اور استفاضہ کے۔پس جس کی عدالت اہل علم کے درمیان مشہور ہو اور اس پر ثقہ ہونے کی اور امین ہونے کی تعریف شائع ہو تو وہ مستغنی ہوتا ہے ایسے بینہ سے جو اس کی عدالت پر صراحتہً شاہد ہو یہی صحیح ہے مذہب شافعی میں اور اسی پر اعتماد ہے۔فن اصول فقہ میں،بلکہ حافظ ابوعمر بن عبدالبر رحمہ اللہ نے تو اور توسیع کرکے یہاں تک کہہ دیا ہے۔"

"كل حامل علم معروف العناية به فهو عدل محمول فى أمره ابداً على العدالة حتى يتبين الجرحة...... الخ" [مقدمہ،ص۴۰]

"یعنی ہر صاحب علم جس کا اشتغال علم کے ساتھ معروف ہو عادل ہے اور ہمیشہ عادل قرار دیا جاوے گا جب تک اس پر جرح ثابت نہ ہو۔" [آثار خیر،ص۲۴۲]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ